OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u5.v6.01(22)36-42

سرائیکی زبان میں حمد نگاری کی روایت کا تاریخی و تحقیقی جائزہ

Historical Study of Hamd-Nigari in Saraiki Language Saraiki

Dr. Ayaz Ahmad Rind
Visiting Lecturer Saraiki Ghazi University, D.G.Khan.
Email: aayazahmadayaz00@gmail.com

Hafiz Muhammad Fiaz
Saraiki Area Study Center BZU, Multan.
Email: fiazmuhammad1@gmail.com

Maqsoom Asghar
M. Phil Scholar Saraiki, BZU, Multan.
Email: asgharmaqsoom@gmail.com

Received on: 07-01-2022 Accepted on: 08-02-2022

Abstract

This research paper explains the style of praise of the Allah Almighty which has been written mainly in Saraiki language. Praise here means praise of Allah Almighty. Allah created every living soul in this universe. Man, as the noblest of creatures, giving thanks to Allah, and praises Allah, is called Hamd. Saraiki Waseeb is traditionally called Indus Valley. The language of this region is Saraiki. It is very widespread languages are prominent. Man has always thought that there is a being far beyond his reach and that he is the one who created the universe. His power is omnipotent, even if it is human intent. Man must have had a relationship with his God in one way or another, whether it was arson or idolatry. Man praised his own God in his own way. We find the ancient literature of Saraiki language mostly in poetry in which the poetic genres like Hamd, Mawlood, Naat, Haliya Mubarak, Noornameh, Mirajnameh, Toldnameh, Hudhdnameh, Wasitnameh, Marsiya Nigari are prominent. In which poets have expressed their religious sentiments with great love. There are many forms of this belief but its background is the same which is the concept of one God.

Keywords: Hamad, Saraiki, Language, Allah, Praise, Historical etc.

موضوع کا تعارف

حمد نہ صرف نظم میں لکھی جاتی ہے بلکہ نثر میں بھی لکھی جاتی ہے مگر عموماً ہم اس صنف کو نظمیہ انداز میں پیش کیے جانے والی تعریف و توصیف خداوندی مراد لیتے ہیں۔ اصناف سخن میں جب بھی ہم موضوعاتی تقسیم کرتے ہیں تو مذہبی نقطہ نگاہ سے ہمیں حمد باری تعالی سر فہرست نظر آتی ہے۔ مختلف لغات کی رو سے حمد کی تعریف و مفہوم کچھ اس طرح سے ہیں۔ لغت القاموس کے مطابق حمد کا مطلب ہے تعریف کرنا،،(1) جب کہ نصیر ترابی کے مطابق حمد کی تعریف کچھ اس طرح سے ہے۔

،،اردو کے علاوہ عربی اور فارسی میں بھی حمد کی صنف کو باری تعالی کی صفات کی تعریف و توصیف سے منسوب کے اگے ہے۔ حمد کی کوئی خاص ہیت نہیں ہوتی حمد ایک پوری نظم کا موضوع بھی ہو سکتا ہے اور کسی نظم یا غزل کے چند اشعار میں بھی توصیف باری ہو سکتی ہے 2 ،

لغات دلشادیہ کے مطابق: ،،اللہ دی تعریف،،(3).

فیروز الغات میں حمد کے معنی:،،حمد عربی زبان کا لفظ ہے۔ے ہ تعریف کے معنی میں بولا جاتا ہے۔،،(4)

اردو پنجابی لغت کے مطابق: ،،رب دی سوبھ،،(5)

حمد کی اوپر دی گئی تمام تعریفوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ، حمد، رب کائنات کی تعریف سے منسوب ہے۔ حمد عربی زبان میں مستعمل ایک قدیم لفظ ہے جو کہ قبل اسلام بھی اس زبان میں راج تھا۔ ظہور اسلام کے کافی عرصہ بعد بھی یہ لفظ تعریف اور ثناء کے مفہوم کیلئے استعمال ہوتا رہا ہے پھر آہستہ آہستہ اس لفظ کو صرف خدا کی تعریف کیلئے استعمال کرنے کا رجحان بڑھ گیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری اس حوالے سے حضرت محمد ﷺ کے دو ارشادات کے حوالے قلمبند کرتے ہیں جن کے تراجم درج ذیل ہیں۔ا ۔،، جو لوگوں کی حمد نہیں کرتے وہ اللہ کی حمد نہیں کرتے۔(6)

۲ ۔،،جب آپ خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دو۔،،(7)

ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اوائل میں حمد عام معنی میں برتی جاتی تھی اور اللہ تعالی کے علاوہ لوگوں کی تعریف کیلئے بھی، لیکن آج کل اس کے جامع اصطلاح فقط اللہ پاک کی تعریف کے ہیں ۔ اس لفظ کے دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانوں میں فقط ایک ہی معنی ہیں ۔

حمد نگاری کا تاریخی پس منظر:

جب باقاعدہ طور پر مختلف اقوام مذاہب سے آشنا بھی نہیں تھیں مثلا ہندوستان، روم، یونان، چین، اور قدیم مصر میں کسی نا کسی ماورائے انسانی ذات کو انسان اور نوع بشر سے برتر سمجھا جاتا تھا اور اس سے اپنی کاوشوں کی تکمیل کیلئے استعانت طلب کی جاتی تھی اور یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ ان غیر مرئی قوتوں کو خوش کرنے کیلئے ان کی تعریف میں گیت اور بھجن بھی گائے جاتے تھے۔ اس حوالے سے ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔،، اسٹریلیاء کے حبشی قبائل سے لے کر تاریخی عہد کے متمدن انسانوں تک کوئی بھی اس تصور کی امنگ سے خالی نہیں رہا۔ رگ وید کے زمزموں میں فکری مواد اس وقت بننا شروع ہوا تھا جب تاریخ کی صبح ابھی پوری طرح طلوع نہیں ہوئی تھی اور حیتوں(hittistes) اور علامیوں نے جب اپنے تعبدانہ تصورات کے نقش و نگار بنائے تھے تو انسانی تمدن کی طفولیت نے ابھی ابھی آنکھیں کھولی تھیں،،۔ (8) کالڈیا کے صنعت گروں نے مٹی کی پکی ہوئی اینٹوں پر حمد و ثناء کے ترانے کنندہ کیے جو گزری ہوئی قوموں سے انہیں ورثے میں ملے تھے، مصریوں نے ولادت مسیح سے ہزاروں سال پہلے اپنے خدا کو طرح طرح کے ناموں سے پکارا۔ کائنات کے تخلیق ہونے سے لے کر حضرت آدم کی پیدائش تک اور آج بھی ایک بہت بڑی ہستی کا تصور انسان کے ہمیشہ ساتھ رہا ہے۔ دنیا کی تخلیق کے بعد اس سرزمین پر جب پہلا نبی حضرت آدم بھیجا گیا وہیں سے توحید کی ابتدا شروع ہو گئی تھی۔ مذہب بھی انسان کی فطری ضرورتوں میں سے ایک اہم ضرورت ہے۔ دنیا کے سارے مذاہب چاہے وہ الہامی ہوں یا غیر الہامی ان کا مذہبی ادب کسی نا کسی حالت میں موجود ہے۔

سرائیکی وسیب جسے قدامت کے لحاظ سے وادی سندھ کہا جاتا ہے اس خطے کی زبان سرائیکی ایک بہت ہی وسیع زبان ہے اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور اس علاقے اور یہاں بولی جانے والی زبان پر ثقافت اور مذہب کے آثار بہت ہی نمایاں ہیں۔ انسان ہمیشہ سے ہی اس سوچ میں رہا ہے کہ کوئی ایسی ہستی ہے جو اس کی پہنچ سے بہت دور ہے اور یہی وہ ہستی ہے جس نے کائنات کو تخلیق کیا۔ اس کی قدرت ہر چیز پر قادر ہے چاہے وہ انسانی ارادے ہی کیوں نا ہوں۔ انسان کا تعلق کسی نا کسی طریقے سے اپنے خدا کے ساتھ ضرور رہا ہے چاہے وہ طریقہ آتش پرستی کا تھا یا پھر بت پرستی کا۔ انسان نے اپنے اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے اس کی اپنے اپنے طریقے سے تعریفیں کیں۔

سرائیکی زبان کا قدیم ادب ہمیں زیادہ تر شاعری میں ہی ملتا ہے جس میں حمد، مولود، نعت، حلیہ مبارک، نور نامے، معراج نامے، تولد نامے، ہدہد نامے، وصیت نامے، مرثیہ نگاری، جیسی شعری اصناف نمایاں ہیں۔ جن میں شعراء کرام نے اپنے مذہبی جذبات کا اظہار بڑی محبت سے کیا ہے۔ اس عقیدت کی کئی صورتیں ہیں مگر اس کا پس منظر ایک ہی ہے جو کہ ایک اللہ کا تصور ہے۔ سرائیکی وسیب میں اسلام کی روشنی محمد بن قاسم کی آمد کے ساتھ ہوئی اور اس کے بعد ہی اس علاقے میں مذہبی شاعری کا آغاز ہوا اور مذہبی شاعری کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو مذہب اسلام سے منور کیا گیا۔ ڈاکٹر نصر اللہ ناصر نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے، سرائیکی شاعری دا ارتقاء، میں مذہبی شاعری کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

،،اول: حمدیہ تے نعتیہ شاعری جئیں وچ اللہ سوہنڑے تے اوندے حبیب ﷺ دی شان تے عظمت بیان کیے ی گئی ہے۔ ڈوجھا: آپنڑے رسائل تے فقہی مسائل تے مبنی شاعری جئیں وچ ارکان اسلام تے بی دینی ضرورتاں کوں موضوع بنایا گئے۔ تریجھا: وڈا حصہ مرثیہ دا ہے جئیں وچ اہل بیت دی شان تے واقعات کربلا دا بیان ہے۔ چوتھا: بزرگان دین تے اولیاء کرام دے مناقب وغیرہ۔ ،، (9)

حمد خدائے عزوجل کے تذکرے اور اوصاف بیان کرنے کا نام ہے۔ دنیا کے مختلف زبانوں میں خدا تعالی کی تعریف کرنا ایک بہت پرانا عمل ہے جو کہ مسلسل جاری ہے۔ عربی اور فارسی شاعری میں حمدیہ کلام کسی بھی شعری تخلیق کے آغاز میں ضرور شامل کیا جاتا تھا۔ برصغیر میں اردو اور دوسری زبانوں میں بھی یہی روایت برقرار تھی۔ سرائیکی شعری ادب میں حمد کو اولیت حاصل ہے۔ قدامت کے لحاظ سے سرائیکی شاعری کی پہلی دستیاب کتاب، نور نامہ، ہے۔ جسے حضرت ملاں نے 500ھ میں تخلیق کیا تھا جس میں 150 اشعار ہیں اور تمام اشعار صفات الہی بیان کر رہے ہیں۔ جیسے کہ

،،صفت ثناء رب دی کیتی جو صفتاں دا والی باجھوں صفت ثناء رب دی جاءنی کوئی خالی
خالق خلقت کل او پائی لکھ ہزار کروڑاں مول شمار نا کیتا جاوے عقل ونجے کے تونیں
جو کجھ روئے زمین پیدا سبز سفید سیاہی سرخی زردی گونا گونی قدرت سمجھ الہی
اللہ واحد خالق رازق قادر رب توانہ جو کجھ جاتس سو کجھ کیتس ہر حکمت وچ دانہ،،(10)

قدیم دور میں دینی اور فقہی مسائل شروع کرنے سے پہلے بھی حمد سے آغاز کیا جاتا تھا۔ مولانا عبدالکریم جھنگوی نے کتاب نجات المومنین 1028ھ میں لکھی جو کہ احکام شریعت، ارکان اسلام، اور مسائل دین پر مبنی ہے اس کتاب کی ابتداء بھی حمد ہی سے کی گئی۔ جیسے:

،،سب ثناء خدا توں جیندا کل جہان بہت درود رسول توں لتھا جئیں اتے فرقان،،(11)

حضرت شیخ عبداللہ ملتانی نے اس فانی دنیا کے جھوٹے پسارے سے اگلی دنیا کے سچ کی تیاری کے درس کیلئے 1090ھ میں جندڑی پردیسی تخلیق کی۔ جس کی ابتداء رب کائنات کی صفات سے کی۔ اس کے علاوہ سرور کائنات کے معجزات پر مبنی قصہ ہرنی لکھا گیا۔ اس قصے کی ابتدا بھی حمد سے ہوتی ہے۔ اس قصے کے بارے میں ڈاکٹر طاہر تونسوی اپنی کتاب، سرائیکی ادب ریت تے روایت، میں لکھتے ہیں۔

،، قصہ ہرنی سرائیکی علاقیاں وچ بہوں پڑھیا ویندا ہا۔ اے سرور کائنات دا معجزہ ہے اتے ایندی ابتداء وی حمد کنوں ای تھیندی اے۔ اول حمد ہکو سب مومن آتو شکر بجا مطلب رازق خالق ہر دا سچا پاک خدا،،(12)

منظوم عشقیہ داستانوں کا آغاز بھی حمد سے ہی ہوتا ہے اور سارے صوفیاء کرام کے کلام میں توحید کا مضمون بہت نمایاں ہے جو کہ عشق الٰہی سے لوگوں کے دلوں کو مسرور کرتا ہے۔ چراغ اعوانؒ کی ہیر ہو یا پھر عبدالحکیم اچوی، خوشتر جوی اور صدیق لالی کی یوسف زلیخا ہو، اکبر شاہ کی سسی ہو یا پھر مرزا صاحباں، لطف علی کی سیف الملوک ہو یا پھر نورالدین مسکین کی سسی، ان تمام شعراء نے اپنے کلام کا آغاز حمد سے ہی کیا ہے۔ جیسے کہ اکبر شاہ کی صاحباں مرزا کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

،، اللہ توں میں واری آں رنگی بادشاہ رنگ بنایس عشق دی مہر دی کر نگاہ،،(13)

اور اسی طرح ڈیرہ غازیخان کے گل محمد شیروی کی لکھی ہوئی عشقیہ داستان لیلی مجنوں کی ابتداء بھی خدا تعالی کی حمد سے ہوتی ہے۔

،،خداوندا خداوندا خداوندا کر دل بندا یں بندے کنوں بند،،(14)

سرائیکی زبان کی مشہور عشقیہ مثنوی سیف الملوک جسے مولوی لطف علی نے تحریر کیا جس کی تصنیف کا سال 1105ھ ہے اس عشقیہ داستان کا پہلا بند بھی حمدیہ اشعار پر مبنی ہے

،، اکھ ادا کر بندہ ہر دم صفت ثناء ربانی صدیق سیتی کر صاف صدر کر یاد ذکر یزدانی
ہے ہر شئے تے حاضر ناظر ہس ظاہر ربانی رکھے شاہ شمار اندر کل قطرہ ریگستانی ،،(15)

صنف سی حرفی سرائیکی شاعری میں ایک خاص مقام رکھتی ہے اور تقریباً قدیم تمام سرائیکی شعراء نے اس صنف کو تخلیق کیا ہے اور ان سی حرفیوں کی ابتداء پروردگار کے نام سے ہی کی ہے۔ جیسے:

،،الف! اتھے اتھے اساں آس تیڈی تے آسرا تیڈڑے زوردا اے
منجھیں حوالڑے تیڈڑے نیں اساں خوف نا کھیندڑے چوردا اے
علی حیدر نوں سک تیڈڑی اے تیڈے باجھ ناسائل ہوردا اے،،(16)

صنف کافی کو بھی سرائیکی شعراء کی پہچان کہا جاتا ہے۔ شاہ حبیب سے لے کر خواجہ فرید تک جتنے بھی کافی گو شاعر آئے سب نے اللہ تعالی کی واحدانیت سے اپنی کافی کو خوبصورت بنایا۔ ان صوفی شعراء کے کلام میں توحید کا فلسفہ حقیقت کا روپ دھار کر جلوہ دکھاتا ہے۔ صاحب حال سچل سرمست، بیدل سندھی، خواجہ عاقل جوگی، احمد یار بلبل، مجروح شاہ، سید ولایت شاہ، اور حضرت خواجہ غلام فرید واحدانیت کے گیت گاتے نظر آتے ہیں۔

،،ہک ہے ہک ہے ہک ہے ہک دی دم دم سک ہے

جیڑھا ہک کوں ڈوکر جانڑے او کافر تے مشرک ہے،،(17)

کافی کی طرح سرائیکی شاعری میں دوہڑے کی صنف بھی انتہائی مقبول صنف ہے۔ اس صنف کے بارے میں ڈاکٹر نصر اللہ خاں ناصر لکھتے ہیں۔

،، سرائیکی ڈوہڑے دی صنف وچ وحدت دا سمندر چھولیاں مریندا پئے۔ سرائیکی زبان دے شاعر وحدت دے درے اوچ ٹبیاں کھاندے ڈسدن۔ جس کی مثال حضرت سچل

سرمست کاے ہ دوہڑا ہے:

بے خودی وچ وحدت والی جڈاں اچانک آندے

آدریائے حیرت اندر ٹپ غوطے کھاندے

سبحانی ما اعظم شانی حرف الاندے،،(18)

اسی طرح مرثیہ بھی سرائیکی زبان کی بہت پرانی صنف ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت زین العابدین کی باندھی نے جو مرثیہ پڑھا تھا وہ سرائیکی زبان میں تھا۔ سننے میں آتا ہے کہ اس باندھی کا تعلق سرائیکی علاقے سے تھا سرائیکی مرثیے کی ابتداء 681ء میں میاں مسکین سے ہوئی اور میر اور سودا کے زمانے میں بھی سرائیکی مرثیہ لکھا گیا تھا، سرائیکی مرثیے کی تفصیل خلش پیر اصحابی کی کتاب، ملتانی مرثیہ، میں موجود ہے۔ سرائیکی مرثیہ بھی حمد باری سے خالی نہیں۔ اس کی ابتداء بھی حمد سے کی جاتی ہے۔ سرائیکی مرثیے بارے ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز لکھتے ہیں:

،، سرائیکی مرثیہ وی حمد، نعت، منقبت، یا سلام توں شروع تھیندے۔ جڈاں

توں شعری حمدیاں دا چلن تھئے ہر شاعر تبرک دے طور تے ای سہی حمد یا نعت وچ

حمدیہ اشعار توں بسم اللہ پڑھدے۔،،(19)

سرائیکی حمد کی تاریخ لکھنے کیلئے لوگ گیتوں کی صنفوں کا مطالعہ بھی اہم ہے۔ لوک گیت ہمارے وسیب کی خوشی اور غمی کی ترجمانی کرتے ہیں اور سرائیکی وسیب کی پہچان ہیں یہ سینہ باسینہ لوگوں تک پہنچتے ہیں اور صدا بہار ہیں۔ سرائیکی زبان کو میٹھی اور لوک گیتوں کی بولی کہا جاتا ہے۔ ان لوک گیتوں کی کئی اقسام ہیں مگر سب سے پرانی قسم، سرائیکی لوری، کو کہا جاتا ہے، جس کے خالق کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس صنف کی ابتدا سرائیکی وسیب میں حمد سے ہی ہوتی ہے اور بچوں کو لاشعوری عمر میں مسلمان گھرانے اپنے خدا سے غافل نہیں ہونے دیتے۔ سرائیکی لوری

اللہ توں سے اور الا اللہ توں سے شروع ہوتی ہے۔ سرائیکی لوری کے بارے میں ظہور دھریجہ لکھتے ہیں:

،،ساڈے سرائیکی وسیب وچ مذہب دی چھاپ ڈاڈھی ہے اتے ایہا چھاپ ساکوں
آپنے لوک ادب وچ ملدی اے۔ ماءدی ممتا دا جذبہ لوک ادب اچ ای ملدے جیڑھے
ویلھے ماءتے بھین کم وچ ردھیاں ہوون یا اونویں جیڑھے ویلھے نانی یا ڈاڈی بالیں کوں
چیندی اے اوا ے جیہاں لوریاں ڈیندی اے جیندے وچ توحید تے رسالت دا سبق
ہووے۔ حسبی تسبیح اللہ لا الہ الا اللہ مافی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ،،(20)

سرائیکی زبان میں حمدیہ کلام لکھنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے حضرت ملاں، اکبر شاہ، سے لے کر اب تک رواں دواں ہے جن لوگوں نے اپنا حمدیہ کلام لکھ کر اس کار خیر میں حصہ ڈالا ان میں ابن کلیم نظامی کا، سچار نگ تصوف والا، نواز خوشدل کا، ڈکھ دے پندھ، علی محمد قمر کا، تے رو نشتر، ہمراز سیال اچوی کا، ہر پھل زخمی، صوفی ے ار محمد بے رنگ کا، دیوان بے رنگ، اے از سہر وردی کا، سرور سار باں، نور محمد سائل ڈیروی کا، قلندر سمندر رمضان طالب کا مجموعہ، پھنوار،، اللہ بخش ے اد کا، میڈا مٹھا وطن، نادر لشاری کا، آس ادھوری، اسلم میتلا کی سرائیکی حمدیہ پر کتاب،، شان ذوالجلال، نواز بزدار کی حمدیہ سی حرفی، نواز جاوید کی، ہک دی سک، ریاض حسین ارم کا مجموعہ، نوردی بارش، وارث علی وارث کا، انڈ ڈٹھے ل خواب، ان تمام مجموعہ کلام میں حمد کی اہمیت کے پیش نظر سب شعراء کرام نے اسے اپنے کلام میں شامل کیا۔

حاصل کلام

اگر اس تحقیقی مقالے کا تجزیہ کریں تو واضح ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام دوسری زبانوں کی طرح حمد لکھنے کو سرائیکی زبان میں بھی وہی ترجیح دی جاتی ہے جو دوسری زبانوں میں اس کو میسر ہے۔ اس زبان کی شیرنی کے سبب اس میں لکھی جانے والی تعریف باری تعالیٰ کو والہانہ عقیدت و محبت سے دیکھا جاتا ہے۔ سرائیکی حمدیہ شاعری پر مشتمل کلام کو معاشرے میں کافی پذیرائی ملتی ہے۔ صاحب زبان لوگ اس کو زیاد عقیدت سے سنتے ہیں۔ حمد نگاری کا تنقیدی و تاریخی تجزہ ہو تو اس کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جس کی بنیاد پر سرائیکی وسیب میں حمد باری تعالیٰ لکھنے کو تقویت ملی ہے۔ سرائیکی گیت ہو یا وہ سرائیکی لوری ہو اس کا خاص رنگ ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ سرائیکی حمد و نعت می تالیف میں کافی ترقی ہوئی ہے۔

References

1.Waheed Zaman, molna AlQamoos alaziz, Lahore,Sabri Daral kutub 1990, P: 148
2.Naseer Tarabi, Shyriyat, Karach Peramount Publishing inter prizes, Barawal 2012, P: 5
3.Dilshad Klanchwi, Urdu Saraiki lughat Dilshadiya, Bahawalpur, Saraiki Library, Bahawalpur 1979, P:73
4.Feroz Ud Din, Molvi, Jamia Feroz alGhat Urdu, Faeed Book Depu , Karachi 1987, P: 976
5.Irshad Ahmad, Punjabi Lughat, Markazi adbi board, Lahore ....
6.Tahir Al Qadri, Doctor, Tafseer Surah Fatiha, Minhaj Al Quran Publications, Lahore 2002, P:401
7.Tahir Al Qadri, Doctor, Tafseer Surah Fatiha, Minhaj Al Quran Publications, Lahore 2002, P: 401
8.Abu Al Kalam Azad, Molana Gubar Khatir, Maktiba Jamal, Lahore 2006, P: 136

9.Nasrullah Khan Nasir, Doctor, Saraiki Shayri da artika, Saraiki adbi Board, Multan 2007, P: 157
10.Hasan Al Haidri, Meer, Tareekh Adbiyat, Musalmanan e Pak o Hind, Punjab University Lahore 1971, P: 233
11.Jhangwi Molana, Abdul Kareem, Nijat Almomenin Matbua, Hilali stim press Sadhora
12.Tahir Taunswi, Doctor, Saraiki Adab Rayt te Riwayat, Saraiki Adbi Board , Multan 2010, P:25
13.Nasrullah Khan Nasrullah, Doctor, Saraiki Shayri, da Artika, Saraiki Adbi Board, Multan 2007, P: 126
14.Gull Muhammad sherwi, Laila Majnoon, bahwala Multani Zuban aur uss ka Urdu say Taluk, 1971, P: 356
15.Lutf Ali, Molvi, Saif Ul Maluk, Urdu Academy Bahawalpur 1964, P: 51
16.Mukaml Majmua Abiyat Ali Haider, Martaba Malik Fazal Al Din kaky Zai, Allah Waly ki Dukan, C Harfi Awal, 1325 Hijri P: 7
17.Mujahid Jatoi, Diwan e Fareed Bl Tahqeeq, Khawaja Fareed Foundation, 2014 P: 713
18.Nasrullah Khan Nasrullah, Doctor, Saraiki Shayri da Artika, Saraiki Adabi Board, Multan 2007, P: 160
19.Sajad Haider Perwaiz, Doctor, Mukhtasir Tareekh Zuban o Adab Saraiki, Muqtadrah Qoumi Zuban, Islam Abad 2009, P: 128
20.Dhareeja Zahoor Ahmad, Saraiki Waseb, Jhok Publishers, Multan 2003, P: 282